سالانہ رپورٹ

2018-2019

پاکستان سوپ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن

پیش کردہ:

چیئرمین: عثمان احمد

ملک کی اقتصادی صورتحال کے بارے میں قومی اور بین الاقوامی مالیاتی اداروں کی تجزیاتی رپورٹیں کچھ زیادہ خوش کن نہیں ہیں۔ ڈالر کے مقابلے میں روپے کی ناقدری اور گرتی ہوئی فی کس آمدنی جیسے عوامل ان رپورٹوں کی تصدیق بھی کررہے ہیں۔ عوام پر مہنگائی کا بڑھتا ہوا بوجھ اور معیشت کے دیگر مسائل کے ساتھ ساتھ حکومت وقت کی ساکھ دن بدن گرتی جارہی ہے۔ عام آدمی کی قوت خرید گھٹ رہی ہے اور روزگار کے مواقع ضرورت سے کہیں کم ہیں۔ اسٹاک ایکسچینج شدید مندی کا شکار ہے۔ پسماندہ طبقات کے لئے زندگی گزارنا مشکل سے مشکل ہوتا جارہا ہے۔ تجارت اور مختلف النوع کاروبار ملک میں روزگار اور معاش کا سب سے بڑا ذریعہ ہیں، جن کا مجموعی معاشی صورت حال سے گہرا تعلق ہے۔ مضبوط معیشت کاروباری سرگرمیوں میں وسعت پیدا کرتی ہے اور کاروباری معاملات میں تیزی معاشی استحکام میں مدد دیتی ہے۔ وجوہات جو بھی ہوں مگر بدقسمتی سے ملکی معیشت اس وقت سخت ترین دباؤ میں ہے اور حالات بھی زیادہ سازگار نہیں ایک طرف ملکی و غیر ملکی قرضوں کا بوجھ قوت برداشت سے باہر ہورہا ہے تو دوسری طرف عوام مہنگائی کے طوفان سے دوچار ہیں۔ وزیراعظم کا وژن چاہے جتنا بھی واضح ہو لیکن اس پر عملدرآمد میں جو چھوٹی بڑی مشکلات سامنے آرہی ہیں وہ کاروباری سرگرمیوں کے فروغ کیلئے سازگار ماحول کے منافی ہیں۔ توقع ہے کہ حکومت وزیراعظم کے ایجنڈے کو ہر لحاظ سے عملی شکل دینے کے لئے موثر اقدامات کرے گی۔ اس سے نہ صرف کاروباری طبقے بلکہ عام آدمی کو بھی فائدہ پہنچے گا۔

گزشتہ سال کے دوران پاکستان سوپ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن کی سرگرمیوں میں خاطر خواہ اضافہ ہوا۔ سوپ انڈسٹری کو درپیش مسائل پر حکومت سے مسلسل رابطہ رہا۔ ممبران کے انفرادی اور اجتماعی مسائل ومشکلات کے بروقت حل کے لئے جدوجہد جاری رہی اور یہ سب کچھ ممبران کے تعاون سے ممکن ہوسکا، جس کے لئے میں ان کا شکرگزار ہوں اور امید کرتا ہوں کہ مستقبل میں بھی یہ اعتماد برقرار رہے گا۔ چند اہم مسائل جن پر پچھلے سال کام ہوا، ان کا مختصر جائزہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔

سالانہ انتخابات Annual Election

پاکستان سوپ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن کے سالانہ انتخابات بروز منگل مورخہ 25 ستمبر 2018ء بمقام ہوٹل پرل کانٹی نینٹل کراچی میں منعقد ہوئے۔

ایسوسی ایشن نے تمام ممبران کو الیکشن پروگرام ماہ جولائی کے وسط میں روانہ کیا۔ بعد ازاں اجلاس عام کی روداد اور ممبران کی لسٹ روانہ کی گئی۔ مینجنگ کمیٹی کی صرف 6 نشستیں خالی تھیں، نومنیشن موصول ہونے کی آخری تاریخ تک صرف 6 ممبران کے نومنیشن پیپرز موصول ہوئے لہذا اس طرح مینجنگ کمیٹی کی 6 خالی نشستوں کے لئے 6 امیدوار بلامقابلہ منتخب ہوئے۔

ٹریڈ آرگنائزیشن رولز 2013ء کے مطابق تمام ممبران مینجنگ کمیٹی سے نومنیشن برائے عہدیداران طلب کئے۔ نومنیشن موصول ہونے کی آخری تاریخ تک چیئرمین کے عہدے کے لئے ایک نومنیشن، سینئر وائس چیئرمین کے عہدے کے لئے ایک نومنیشن اور وائس چیئرمین کے عہدے کے لئے صرف ایک نومنیشن موصول ہوا لہذا ایسوسی ایشن کے تینوں عہدیداران بلامقابلہ منتخب قرار پائے۔ اس دن کی کارروائی کی تفصیل اجلاس عام کی روداد میں موجود ہے۔ اجلاس عام کے بعد الیکشن کے نتائج تمام حکومتی اداروں اور اخبارات کو روانہ کردیئے گئے۔

سالانہ عشائیہ Annual Dinner

پاکستان سوپ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن کا سالانہ عشائیہ کراچی کے مقامی ہوٹل میں منعقد ہوا جس میں کراچی چیمبر کے صدر مفسر عطاء ملک نے بحیثیت مہمان خصوصی اور نائب صدر ایم ریحان حنیف نے مہمان اعزازی کے طور پر شرکت کی۔ ایسوسی ایشن کے چیئر مین تنویر احمد صوفی نے مہمانان گرامی کا خیر مقدم کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ مقامی صنعت کو سخت مشکلات کا سامنا ہے۔ نجی شعبے کی بحالی سے ملک کی معیشت مشروط ہوتی ہے۔ اس ضمن میں انہوں نے مہمانان گرامی کے سامنے کچھ مسائل پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ صابن کی صنعت سمیت تمام صنعتیں نہایت نازک مرحلے سے گزر رہی ہیں۔ خام مال کی زائد ڈیوٹیاں اور اضافی یوٹیلٹی چارجز جیسے مسائل کا ہمیں سامنا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ سوپ انڈسٹری کی تمام مصنوعات پر عائد ریگولیٹری ڈیوٹی کو فوری طور پر واپس لیا جائے بصورت دیگر مقامی انڈسٹری پر انتہائی مضر اثرات مرتب ہوں گے۔ اس غیر منصفانہ ریگولیٹری ڈیوٹی کے نفاذ سے نہ صرف امپورٹ بل متاثر ہو رہا ہے بلکہ پاکستانی روپے کی قدر، GDP گروتھ اور ملکی معیشت بری طرح متاثر ہو رہی ہے۔ ان ناقص پالیسیوں سے حکومت کی آمدنی میں کسی صورت اضافہ نہیں ہوسکتا بلکہ کلی طور پر نقصان کا سبب ہوگا، مصنوعات کی لاگت میں اضافہ ہوگا، مہنگائی کے ساتھ اسمگلنگ کو بھی فروغ حاصل ہوگا۔ پاکستان کی برآمدات بین الاقوامی مقابلے کی سکت کھو دے گی۔ حکومت کو اقتصادی حالات درست کرنا ہوں گے۔ FBR کی کارکردگی بھی ٹھیک نہیں۔ پاکستان کے علاوہ تمام ممالک میں ٹیکس ادا کرنے والوں کی قدر ومنزلت کی جاتی ہے لیکن یہاں معاملہ الٹ ہے، ہر نئی حکومت کاروباری برادری کو نت نئے ٹیکس نوٹس جاری کرتی رہتی ہے۔ جس کے سبب لوگوں کا تجارت کی جانب رجحان ختم ہوتا جا رہا ہے۔ حکومت کے پاس طویل المیعاد پلاننگ کا فقدان ہے۔ پالیسی میٹرز تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ تنویر صوفی نے مزید کہا کہ ایسی صورتحال میں کراچی چیمبر و دیگر ٹریڈ باڈیز کو زیادہ فعال کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے تاکہ ملکی معیشت کے التوا میں پڑے ہوئے منصوبے جلد از جلد پایہ تکمیل کو پہنچ سکیں۔ انہوں نے مہمان خصوصی سے درخواست کی کہ وہ سوپ انڈسٹری کے مسائل کے حل کے لئے حکومت کے اعلیٰ عہدیداران سے رابطہ کریں تاکہ موجودہ حکومتی نظام میں خوش آئند تبدیلی لائی جاسکے۔ ایسوسی ایشن کے نومنتخب چیئر مین عثمان احمد نے صابن سازوں کی کوششوں اور جدوجہد کو سراہا جو گوناگوں مشکلات سے دوچار ہیں نیز اس بات پر زور دیا کہ موجودہ صورتحال کے پیش نظر صنعتوں کو سہولیات دینے، بروقت اقدامات کرنے اور صنعتی ترقی کے لئے پالیسیاں مرتب کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ایسوسی ایشن کے نومنتخب سینئر وائس چیئر مین شہزاد پراچہ نے کہا کہ حکومت کو چاہیے کہ وہ ایسے اقدامات کرے جس سے معشت پر مثبت اثرات مرتب ہوں۔ اس سلسلے میں ہمیں کراچی چیمبر سمیت دیگر ٹریڈ باڈیز کے تعاون کی ضرورت ہے۔ کراچی چیمبر کے نائب صدر ایم ریحان حنیف نے اس موقع پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ جب حکومت نے ریگولیٹری ڈیوٹی کا نفاذ کیا تھا تو کراچی چیمبر نے سب سے پہلے صدائے احتجاج بلند کیا تھا اور آج تک کوشاں ہیں کہ مقامی انڈسٹری کے بنیادی خام مال پر لگی RD فوری طور پر ہٹائی جائے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ سوپ مینوفیکچررز مستقبل قریب میں ملکی معیشت میں بہتر کردار ادا کریں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ہمارے دروازے صابن کی صنعت سمیت تمام صنعتوں کے لئے ہمیشہ کھلے ہیں۔ مہمان خصوصی مفسر عطاء ملک نے سوپ ایسوسی ایشن کے عہدیداران کا اس امر پر شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے کہ آج کے اس پروگرام میں ہمیں مدعو کیا۔ اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے انہوں نے FBR پر تنقید کی کہ ان کا مقصد صرف اور صرف ریونیو حاصل کرنا ہوتا ہے جبکہ FBR کو صنعتوں کے فروغ کے لئے اقدامات کرنے چاہئیں۔ انہوں نے بتایا کہ آج کراچی چیمبر کے وفد نے وزیر خزانہ سے اسلام آباد میں ملاقات کی اور انہیں تاجر برادری کے تمام مسائل سے آگاہ کیا۔ دوران ملاقات وزیر خزانہ نے فائنل ٹیکس رجیم (FTR) کو بحال کرنے کا اعلان کیا اور کہا کہ کمرشل امپورٹرز کو FTR کے تحت 6% ودہولڈنگ ٹیکس ادا کرنے کے بعد آڈٹ سے استثنیٰ حاصل تھی تاہم وفاقی بجٹ 19-2018 میں اس رجیم کو کم از کم ٹیکس سے تبدیل کر دیا گیا ہے جسے دوبارہ اسی پوزیشن پر بحال کر دیا جائے گا۔ انہوں نے کراچی چیمبر کو یقین دہانی کرائی کہ ٹیکس ریفارمز کمیشن کی جانب سے دی گئی تجاویز پر اگلے ایک ماہ میں حقیقی معنوں میں عملدرآمد کر دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ ٹریڈ اینڈ انڈسٹری کے دیگر مسائل پر بھی وزیر خزانہ سے بات ہوئی جس پر انہوں نے ہم سے ایک ماہ کا وقت مانگا ہے اور یقین دہانی کرائی ہے کہ تاجر برادری کے تمام مسائل جلد ہی حل ہو جائیں گے۔ ایسوسی ایشن کے سینئر وائس چیئر مین طارق ذکریا نے مہمانان گرامی کی آمد پر شکریہ ادا کیا اور درخواست کی کہ سوپ انڈسٹری کے جو مسائل پیش کئے گئے ہیں، انہیں حکومت کے اعلیٰ حکام تک پہنچائیں۔ امید ہے کہ سوپ ایسوسی ایشن کی نومنتخب قیادت مسائل کے حل کے لئے کوشاں رہے گی۔ ایسوسی ایشن کے نومنتخب وائس چیئر مین اور سابق صدر ساہیوال چیمبر وسیم اختر نے بھی مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور امید ظاہر کی کہ سوپ انڈسٹری کے جملہ مسائل کو حل کرانے میں کراچی چیمبر معاونت کرے گا۔

بجٹ تجاویز برائے سال Budget Proposals 2019-2020

حسب سابق اس سال بھی ریونیو ڈویژن FBR، انجینئرنگ ڈیولپمنٹ بورڈ، بورڈ آف انویسٹمنٹ، اسمیڈا، فیڈریشن اور کراچی چیمبر کی جانب سے خطوط موصول ہوئے جس میں ان سبھی اداروں نے ہماری ایسوسی ایشن سے بجٹ تجاویز برائے سال 2019-2020ء کے لئے تجاویز طلب کیں۔

ایسوسی ایشن نے تمام ممبران کو بجٹ تجاویز کے لئے سرکلر لیٹر روانہ کئے۔ بعد ازاں چند ممبران کی جانب سے تجاویز موصول ہوئیں جنھیں بجٹ تجاویز میں شامل کرلیا گیا۔ بجٹ تجاویز مکمل کرنے کے بعد ایک مرتبہ پھر تمام ممبران کو بھیجی گئیں لیکن کسی ممبر نے تجاویز پر اعتراض نہیں کیا لہذا 30 جنوری 2019ء کو بجٹ تجاویز تمام متعلقہ اداروں کو ارسال کردی گئیں۔

وفاقی بجٹ کی تیاری کے حوالے سے یہ امر قابلِ مذمت ہے کہ تاجروں، صنعت کاروں، فیڈریشن آف پاکستان چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری، دیگر شہروں کے پرائم چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری اور ہماری ایسوسی ایشن سے جو تجاویز موصول ہوئیں، ان پر کسی حد تک عمل درآمد کیا جاتا تو اس سے بہتر بجٹ عوام کے لئے پیش کیا جاسکتا تھا، جس سے کم از کم موجودہ پیش کردہ بجٹ سے دوگنا فائدہ ہوسکتا تھا۔ اصل میں مسئلہ یہ ہے کہ حکومت کاروباری برادری کے صلاح مشورہ و تجاویز کو اپناتی ہی نہیں اور نہ ہی اس کا کوئی نظام موجود ہے۔

11 جون 2019ء کو پیش کیا جانے والا بجٹ تخمینہ 7000 ارب روپے سے زائد، ٹیکس وصولیوں کا تخمینہ 5550 ارب روپے، دفاعی بجٹ 1152 ارب روپے پر برقرار، محصولات کے لیے جی ڈی پی کا تناسب 12.6 فیصد تک بڑھانے کی تجویز، ترقیاتی منصوبوں کے لیے تخمینہ 925 ارب روپے، خسارے کا تخمینہ 3151.2 ارب روپے، قرضوں پر سود کی ادائیگی کا تخمینہ 2891.4 ارب روپے، قومی ترقیاتی پروگرام کے لیے 1800 ارب روپے جس میں سے 950 ارب روپے وفاقی خرچ شامل، اشیاء کے لیے جنرل سیل ٹیکس کی شرح 17 فیصد پر برقرار، ریسٹورانٹس اور بیکریز کے لیے اشیاء پر ٹیکس کی شرح 4.5 فیصد، انسانی ترقیاتی منصوبوں کے لیے 60 ارب روپے، اعلیٰ تعلیم کے لیے 45 ارب روپے، خشک دودھ، پنیر، کریم پر 10 فیصد درآمدی ڈیوٹی، وفاقی آمدنی کا تخمینہ 6 ہزار 717 ارب روپے، چینی، کوکنگ آئل، گھی، مشروبات، سگریٹ اور سی این جی مہنگی، ماہانہ 50 ہزار روپے سے زائد تنخواہ پر ٹیکس کی تجویز رکھی گئی ہے۔

بجٹ میں سماجی شعبے کی ترقی کے لیے بی آئی ایس پی کے بجٹ میں اضافہ کر کے 180 ارب روپے مختص کیا گیا، بجلی کے چھوٹے صارفین کے لیے 216 ارب روپے کی سبسڈی کا بھی اعلان کیا گیا، وفاقی بجٹ میں ساڑھے سات سو ارب روپے سے زائد نئے ٹیکس لگانے کا اعلان کیا جبکہ 300 ارب روپے کا ٹیکس استثنیٰ ختم کر دیا گیا، برآمدی شعبے کی پانچ صنعتوں کا زیرو ریٹڈ سہولت ختم کردی گئی۔ مالی سال کے لیے 1837 ارب روپے کا صوبوں اور وفاق کا مجموعی ترقیاتی بجٹ مختص کیے گئے جس میں سے وفاقی ترقیاتی بجٹ 925 ارب روپے اور صوبوں کا ترقیاتی بجٹ 912 ارب روپے مختص بیجیٹ میں تمباکو، چینی، مشروبات، کھاد پر ٹیکس میں اضافے کر دیا گیا، نان فائلرز کے لیے بنکوں کی ٹرانزاکشن پر ود ہولڈنگ ٹیکس کے خاتمے اور جائیداد خریدنے کی اجازت دے دی گئی ہے، سیمنٹ، گاڑیوں اور سٹیل پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی اور ٹیکس میں اضافہ کردیا، تمام پیٹرولیم مصنوعات پر 18 فیصد جنرل سیلز ٹیکس، تنخواہ دار افراد کے لیے انکم ٹیکس کی شرح میں اضافہ، کھاد اور چینی پر جنرل سیلز ٹیکس بڑھا کر 18 فیصد کرنے اور سیمنٹ پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی بڑھا کر 500 روپے فی ٹن کر دیا گیا ہے، کارپوریٹ ٹیکس میں ایک فیصد اضافہ اور مشینری اور پلانٹ پر درآمدی ڈیوٹی ختم کردیا گیا جبکہ تجارتی خسارے میں کمی کے لئے دیگر درآمدات پر کسٹم ڈیوٹی میں اضافہ کردیا گیا، خسارے میں جانے والے اداروں کی نجکاری کے ذریعے نان ٹیکس ریونیو جمع کیا جائیگا، سماجی شعبے کی ترقی کے لیے بجٹ میں دگنا اضافہ کردیا گیا، غیر منقولہ جائیداد کی قیمتوں کو مارکیٹ ریٹ کے قریب تر کردیا گیا ہے

نئے مالی سال کا بجٹ نہ تو عوام دوست ہے نہ ہی بزنس کمیونٹی کا پسندیدہ بجٹ ہے۔ بجٹ سے پہلے بڑے بڑے دعوے کئے جاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس سال عوامی بجٹ دیا جائے گا۔ اشیائے ضرورت کی قیمتیں کم ہوں گی۔ عام آدمی کا بوجھ کم ہوگا لیکن جب آنکھ کھلتی ہے تو وہی لق ودق صحرا اور وہی معاشی سراب ہوتا ہے۔ ہر سال بجٹ تقریر میں خسارے پر قابو پانے کے حسین خواب دکھائے جاتے ہیں لیکن اس مالی خسارے میں ہر سال اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔ یہ بات درست ہے کہ بجٹ آئی ایم ایف کے مفادات کو مدنظر رکھ کر اور عوام کے مسائل اور مشکلات کو فراموش کر کے تیار کیا جاتا ہے۔ مہنگائی کے سدباب کے لئے کوئی بھی واضح اقدامات نہیں اٹھائے گئے۔

ٹریڈ آرگنائزیشن Trade Organization

پاکستان سوپ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن نے ٹریڈ آرگنائزیشن رولز 2013ء کے مطابق ایک میٹنگ کا انعقاد مورخہ 24 جون 2019ء کو کیا جس میں ممبران مینجنگ کمیٹی نے اتفاق رائے سے الیکشن شیڈول کی منظوری دی اور مورخہ 8 ستمبر 2019ء کو مذکورہ الیکشن شیڈول تمام ممبران، ٹریڈ آرگنائزیشن اور FPCCI کو روانہ کر دیا گیا۔

اس کے علاوہ الیکشن کمیشن کے تین ممبران سے سالانہ انتخابات 2019-2020ء کے انعقاد کی منظوری لی۔ الیکشن کمیشن کے ان تینوں ممبران نے اس ذمہ داری کو قبول کرتے ہوئے تحریری طور پر ایسوسی ایشن کو آگاہ کر دیا۔ مذکورہ اجلاس میں ممبران مینجنگ کمیٹی نے الیکشن کمیشن کے تینوں ممبران کے ناموں کا اعلان کیا جو درج ذیل ہیں:

1۔ جناب ایم عمر بھٹی	اللہ دتہ اینڈ سنز، کراچی
2۔ جناب جہانگیر طارق	ٹی۔جے ایسوسی ایٹ، لاہور
3۔ جناب افتخار احمد	سحر سوپ اینڈ کیمیکلز، کراچی

جیسا کہ آپ لوگوں کے علم میں ہے کہ ڈائریکٹر جنرل ٹریڈ آرگنائزیشن منسٹری آف کامرس اسلام آباد نے ہماری ایسوسی ایشن کو نیا لائسنس اگست 2008ء کو جاری کیا تھا جس کی مدت تین سال تھی۔ ہماری ایسوسی ایشن نے پہلی بار لائسنس کی تجدید 2011ء میں کرائی۔ تجدید شدہ لائسنس 14 اگست 2014ء تک موثر تھا۔ دوسری مرتبہ لائسنس کی تجدید 12 مئی 2014ء کو کرائی گئی جو کہ 14 اگست 2019ء تک موثر تھا۔ تیسری مرتبہ لائسنس کی تجدید کے لئے از سر نو جملہ دستاویزات کے ساتھ درخواست مورخہ 13 فروری 2019ء کو روانہ کی گئی۔ موجودہ لائسنس ویسے تو 14 اگست 2019ء تک موثر ہے لیکن ٹریڈ آرگنائزیشن رولز کے مطابق لائسنس کی تجدید کی درخواست تاریخ تنسیخ سے 6 ماہ پیشتر روانہ کرنی ہوتی ہے لہذا ہماری ایسوسی ایشن نے 6 ماہ پیشتر یعنی 13 فروری 2019ء کو درخواست روانہ کی۔ DGTO کی جانب سے ہماری ایسوسی ایشن کو اب تک کئی خطوط موصول ہو چکے ہیں، جس میں چند قانونی پیچیدگیوں کی نشاندہی کی گئی ہے۔ ایسوسی ایشن نے تمام خطوط کے تسلی بخش جواب ارسال کر دیئے ہیں تاہم DGTO سے ابھی تک تجدید کردہ لائسنس موصول نہیں ہوا ہے۔

فیڈریشن کی نومنیشن FPCCI Nomination

ہر سال فیڈریشن آف پاکستان چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری ہماری ایسوسی ایشن کے دو ممبران کے نام برائے نومنیشن کارپوریٹ کلاس اور ایسوسی ایٹ کلاس طلب کرتی ہے۔ فیڈریشن کا لیٹر آنے کے بعد ایسوسی ایشن تمام ممبران کو سرکولیٹ کر دیتی ہے۔ جو ممبران فیڈریشن کی نومنیشن کے خواہش مند ہوتے ہیں۔ ان کے ناموں کا انتخاب مینجنگ کمیٹی کے ممبران ایک میٹنگ میں باہمی صلاح مشورے سے کرتے ہیں۔ ممبران کے نومنیشن کی مدت یکم جنوری سے 31 دسمبر تک یعنی ایک سال ہوتی ہے۔ سال 2018ء میں کارپوریٹ کلاس کے لئے جناب تنویر صوفی اور ایسوسی ایٹ کلاس کے لئے طارق ذکریا کا انتخاب ہوا تھا اور رواں سال 2019ء میں کارپوریٹ کلاس کے لئے جناب عثمان احمد اور ایسوسی ایٹ کلاس کے لئے جناب طاہر زمان کا انتخاب عمل میں آیا۔ ایسوسی ایشن کے یہ منتخب نمائندے ممبران کے اجتماعی مسائل اور مشکلات کے بروقت حل کے لئے جدوجہد کرتے ہیں، نیز سوپ انڈسٹری کی بقاء کے لئے اپنی کاوشوں کو بروئے کار لاتے ہیں۔

سیکورٹی ایکسچینج کمیشن آف پاکستان SECP

تمام ٹریڈ باڈیز کو سالانہ انتخابات کے پندرہ دن کے اندر اپنی ٹریڈ باڈی کے کوائف SECP میں جمع کرانے ہوتے ہیں۔گزشتہ سال ہماری ایسوسی ایشن نے مورخہ 4 اکتوبر 2018ء کو جملہ دستاویزات بمع فارم بی 27-28-29 سالانہ آڈٹ رپورٹ، ممبر لسٹ بمع چارٹرڈ اکاؤنٹنٹ آڈیٹر کا جاری کردہ رضامندی کا خط برائے سال 2018، سیکورٹی ایکسچینج کمیشن آف پاکستان کے رجسٹرار کے آفس کراچی میں جمع کرائے۔

ہماری ایسوسی ایشن کو SECP کے آفس سے مورخہ 11 اکتوبر 2018ء کو ایک خط موصول ہوا جس میں نشاندہی کی گئی کہ آپ کی ایسوسی ایشن کے کچھ عہدیداران وممبران مینجنگ کمیٹی بیرون ملک نیشنلٹی کے حامل ہیں لہذا ان کے پاسپورٹ نمبر یا نئے شناختی کارڈ 14 روز کے اندر جمع کروائیں۔ایسوسی ایشن نے فوری طور پر کارروائی کرتے ہوئے چار ممبران کے نئے شناختی کارڈ کی کاپیاں مورخہ 20 اکتوبر 2018ء کو جمع کرادیں۔بعدازاں SECP سے موصولہ ای میل سے آگاہی ہوئی کہ ہماری ایسوسی ایشن نے جو دستاویزات جمع کرائے تھے، وہ درست پائے گئے اور منظور کر لئے گئے۔

سلفونک ایسڈ Sulphonic Acid

جیسا کہ سبھی کے علم میں ہے کہ سلفونک ایسڈ ڈٹرجنٹ اور ڈش واشنگ بار کا بنیادی خام مال اور ہر گھر کی روزمرہ کی ضرورت ہے۔گزشتہ دنوں ایسوسی ایشن کے کئی ممبران کی جانب سے شکایتی خطوط موصول ہوئے کہ سلفونک ایسڈ مینوفیکچررز نے قیمتوں میں غیر منصفانہ اضافہ کر دیا ہے۔اس کے علاوہ ضرورت کے مطابق سپلائی نہ دینے اور بلیک مارکیٹنگ کی شکایات بھی ہیں۔اس معاملہ کو ایسوسی ایشن کے ایک اجلاس مینجنگ کمیٹی میں زیر بحث لایا گیا۔کچھ ممبران نے مشورہ دیا کہ سلفونک ایسڈ مینوفیکچررز کو ایک شکایتی خط ارسال کیا جائے جبکہ بعدازاں اس امر پر اتفاق رائے ہوا کہ طفیل کیمیکلز سے ملاقات کا وقت لے کر بات چیت کی جائے تاکہ مسئلہ کا کچھ حل نکل سکے۔لہذا 7 جنوری 2019ء کو ایسوسی ایشن کے چیئرمین، چند ممبران کے ساتھ طفیل کیمیکل کے آفس گئے۔دوران میٹنگ قیمت کے اضافے، ضرورت کے مطابق سپلائی نہ ہونے اور بلیک مارکیٹنگ کی شکایات کی گئیں لیکن جناب زبیر طفیل نے کہا کہ ایسی کوئی صورتحال نہیں ہے کیونکہ سلفونک ایسڈ کی مارکیٹ میں کوئی کمی نہیں۔انہوں نے واضح کیا کہ ہم مارکیٹ میں بھرپور مقدار میں سلفونک ایسڈ 35-40K سپلائی دے رہے ہیں جلد ہی ہم لوگ اپنا تیسرا پلانٹ شروع کر رہے ہیں جس کی گنجائش پچاس ہزار میٹرک ٹن ہوگی۔انہوں نے مزید واضح کیا کہ ہماری موجودہ یومیہ پروڈکشن 150 میٹرک ٹن ہے۔جناب زبیر طفیل نے مزید آگاہ کیا کہ اتحاد کیمیکلز کے پلانٹ کی پروڈکشن 20,000 میٹرک ٹن ہے۔اس کے علاوہ ستارہ کیمیکلز بھی جلد LABSA کی مینوفیکچرنگ شروع کر رہا ہے۔ایران سے اسمگل شدہ LABSA اس وقت مارکیٹ میں نہیں آرہا کیونکہ بارڈر پر بہت سختی ہے۔جناب زبیر طفیل نے ہماری ایسوسی ایشن کے نمائندوں کو اپنا موبائل نمبر دیتے ہوئے کہا کہ اگر آپکی ایسوسی ایشن کے کسی بھی ممبر کو کوئی شکایت ہو تو براہ راست مجھ سے رابطہ کریں۔انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ مستقبل میں سوپ مینوفیکچررز کو کسی قسم کی کوئی شکایت نہیں ہوگی۔

بغیر کلر ملی پام اسٹرین Removal of Red Dye from Palm Stearin

پام اسٹرین صابن سازی کی صنعت کے لئے ایک بنیادی خام مال کی حیثیت رکھتا ہے۔یہ خام مال صابن سازی کے لئے نہایت موزوں اور ٹیلو کا متبادل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ٹیلو کے مقابلے میں پام اسٹرین کی درآمد دن بدن بڑھ رہی ہے لیکن منسٹری آف کامرس کے SRO1020(I)2007 بتاریخ 8 اکتوبر 2007ء کے تحت ہمارے ممبران صابن سازی کی صنعت کے لئے کلر ملی پام اسٹرین امپورٹ کرنے پر مجبور ہیں جسے صابن سازی میں استعمال سے پہلے Bleach کرنا ہوتا ہے۔پام اسٹرین کی درآمدی سطح پر کلر ملائے جانے پر ہماری ایسوسی ایشن نے ہر سطح پر صدائے احتجاج بلند کی۔اس سلسلے میں منسٹری آف کامرس، منسٹری آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی اور پاکستان اسٹینڈرڈ اینڈ کوالٹی کنٹرول اتھارٹی کو بارہا وضاحت پیش کی گئی کہ ماضی میں ایسی کوئی نظیر نہیں ملتی کہ پام اسٹرین کو گھی بنانے کے لئے استعمال کیا گیا ہو۔سوپ انڈسٹری کے لئے جو پام اسٹرین امپورٹ کی جاتی ہے، اسے صابن سازی کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

ایسوسی ایشن نے پام اسٹرین کے معاملہ کو ہر سطح پر اجاگر کیا۔ منسٹری آف کامرس، منسٹری سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، منسٹری آف فوڈ، اکنامک کوآرڈینیشن کمیشن (ECC) کو متعدد خطوط ارسال کئے، نیز ان تمام اداروں سے بے شمار میٹنگز کا انعقاد کیا گیا۔ مذکورہ بالا تمام کوشش و کاوش نیز جدوجہد کے بعد ہماری ایسوسی ایشن بہت پرامید تھی کہ پام اسٹرین کو مینڈیٹری آئٹم کی لسٹ میں شامل کرلیا جائے گا اور ہمارے ممبران بغیر کلرملی پام اسٹرین امپورٹ کرنے میں کامیاب ہوجائیں گے لیکن جنوری 2019ء میں ہماری ایسوسی ایشن کو یہ بری خبر ملی کہ منسٹری آف کامرس نے بغیر کلرملی پام اسٹرین کی امپورٹ کی اجازت دیئے جانے سے انکار کردیا ہے۔ ان کا موقف یہ ہے کہ بغیر کلرملی پام اسٹرین کو گھی بنانے کے لئے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ ہماری ایسوسی ایشن نے انہیں ایک بار پھر باور کرایا کہ ماضی میں ایسی کوئی نظیر نہیں ملتی کہ پام اسٹرین کو گھی بنانے کے لئے استعمال کیا گیا ہو، سوپ انڈسٹری میں اس کی امپورٹ صرف اور صرف صابن سازی کے لئے کی جاتی ہے۔

منسٹری آف کامرس کے اس حالیہ فیصلے سے ایسوسی ایشن کے ممبران بہت دل برداشتہ ہیں، تاہم ابھی ہمت نہیں ہارے ہیں۔ ایسوسی ایشن ایک بار پھر ہائی لیول تک جائے گی اور کوشش کرے گی کہ سوپ انڈسٹری کو اس ضمن میں مراعات مل سکیں۔

ٹائلٹ سوپ کی انڈر انوائسنگ اور مس ڈکلریشن

Misdeclaration & Under Invoicing of Toilet Soap

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ صابن سازی کی صنعت کو انواع اقسام کی مشکلات کا سامنا ہے لیکن سوپ انڈسٹری کو جس قدر نقصان ٹائلٹ سوپ کی انڈر انوائسنگ اور مس ڈکلریشن سے ہوتا ہے، اتنا دیگر زیادتیوں سے نہیں ہوتا۔ عرصہ دراز سے کمرشل امپورٹرز ٹائلٹ سوپ کی کھلی انڈر انوائسنگ کررہے ہیں۔ دراصل اتنے بڑے پیمانے پر کی جارہی صابن کی درآمد مقامی صابن کی صنعت کو تباہ کرنے کی منظم سازش ہے۔ اس عمل سے جہاں ایک طرف سوپ انڈسٹری متاثر ہوتی ہے تو دوسری جانب حکومتی ریونیو کے اہداف پورے نہیں ہو پاتے اور محتاط اندازے کے مطابق حکومت کو 30 سے 45 فیصد ریونیو کا نقصان ہوتا ہے۔

مقامی صنعت کیساتھ جاری اس نارواسلوک کے خاتمہ کیلئے سوپ ایسوسی ایشن یوں تو گاہے بگاہے اپنی کوششوں کو بروئے کار لاتی رہتی ہے لیکن گذشتہ دِنوں ایک منظم اور مربوط مہم چلائی گئی اس سلسلے میں ہم نے نہ صرف ہر سطح پر صدائے احتجاج بلند کی بلکہ ان تمام ممکنہ دروازوں پر دستک دی جن کی بروقت مداخلت اور تعاون سے ہونے والی اس زیادتی کا جلدازجلد خاتمہ ہوسکے۔

سوپ ایسوسی ایشن کی جانب سے کی گئی کوششوں کے صلہ میں ڈائریکٹر کسٹمز ویلیوایشن نے کئی میٹنگز کا اہتمام کیا جس میں ٹائلٹ سوپ مینوفیکچررز کے علاوہ ٹائلٹ سوپ امپورٹرز نے بھی شرکت کی۔ محکمہ کسٹمز نے ہماری ایسوسی ایشن کے ممبران اور ٹائلٹ سوپ امپورٹرز کے ساتھ ہونے والی میٹنگز کے بعد جو دوسری رولنگ جاری کی تھی جس میں ٹائلٹ سوپ کی مختلف برانڈز کی درآمدی قیمتوں کا تعین کیا گیا تھا، لیکن اس پر عمل درآمد نہیں ہورہا تھا۔ بہت سے کمرشل امپورٹرز انتہائی کم قیمت پر ٹائلٹ سوپ درآمد کررہے تھے۔ لہٰذا محکمہ کسٹمز نے متعدد میٹنگز کا انعقاد کیا جس میں کمرشل امپورٹرز کے علاوہ ہماری ایسوسی ایشن کے نمائندوں نے شرکت کی۔ کسٹمز میں ہونے والی تمام اہم میٹنگز میں ایسوسی ایشن کے عہدیداران اور کسٹم کمیٹی کے کنوینرشرکت کرتے اور وضاحت کے ساتھ اپنا موقف بیان کرتے رہے لیکن کمرشل امپورٹرز محکمہ کسٹمز سے اصرار کرتے رہے کہ ٹائلٹ سوپ کی قیمت کا تعین 500 ڈالر فی میٹرک ٹن سے زیادہ نہیں ہونا چاہئے۔ ان کا موقف تھا کہ اگر کسٹمز نے ٹائلٹ سوپ کی ویلیو کا تعین زیادہ کیا تو تمام امپورٹ افغان ٹرانزٹ ٹریڈ میں شفٹ ہوجائے گی۔ یہ امر خوش آئند ہے کہ ٹائلٹ سوپ ویلیوایشن کی تمام میٹنگز میں ملٹی نیشنل ممبران جیسے کولگیٹ پامولیو، یونی لیور، پراکٹر اینڈ گیمبل اور ریکٹ اینڈ بینکسر کے نمائندے شرکت کرتے رہے۔ ایسوسی ایشن میٹنگز کے بعد تمام ٹائلٹ سوپ بنانے والی کمپنیوں کو سرکلر جاری کرتی ہے تاکہ وہ ٹائلٹ سوپ کی قیمت کا تعین کرکے ایسوسی ایشن بھجوائیں اور ہم محکمہ کسٹمز کو آگاہ کریں۔

اِس میں کوئی شک نہیں کہ ٹائلٹ سوپ کے امپورٹرز اور انڈسٹری دونوں کو افغان ٹرانزٹ ٹریڈ سے نقصان پہنچ رہا ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ اس ضمن میں بہتر حکمت عملی اختیار کرے اور ATT کو باقاعدہ طور پر چیک کرے تاکہ حکومت کو زیادہ ریونیو ملے اور لوکل انڈسٹری بھی متاثر نہ ہو۔

ٹائلٹ سوپ کی درست ویلیوایشن کے لئے یوں تو متعدد میٹنگز کا انعقاد ہوتا رہتا ہے لیکن 20 جولائی 2018ء کی میٹنگ میں ایسوسی ایشن نے ٹائلٹ سوپ کی قیمت کا تعین کرتے ہوئے تحریری طور پر اپنا موقف پیش کیا۔ ڈائریکٹر کسٹمز ویلیوایشن نے ہمارے موقف کو سراہتے ہوئے تین دن بعد ہی ایک اور میٹنگ کال کی جس میں ایسوسی ایشن کے نمائندوں کے علاوہ کمرشل امپورٹرز نے بھی شرکت کی۔طویل بحث ومباحثے کے بعد جب کوئی نتیجہ برآمد نہ ہوا تو ڈائریکٹر کسٹمز ویلیوایشن نے دونوں اسٹیک ہولڈرز کو مشورہ دیا کہ وہ باہمی میٹنگ کر کے تحریری طور پر محکمہ کسٹمز کو آگاہ کریں تاکہ اس کی روشنی میں ٹائلٹ سوپ کی ویلیوایشن رولنگ جاری کی جا سکے۔تاہم آٹھ ماہ کا طویل عرصہ گزرنے کے باوجود محکمہ کسٹمز نے ویلیوایشن رولنگ جاری نہیں کی۔اسی اثناء میں ڈائریکٹر کسٹمز ویلیوایشن جناب اقبال منیب کا تبادلہ ہو گیا۔ نئے ڈائریکٹر کسٹمز ویلیوایشن کے بعد ایسوسی ایشن نے ان سے رابطہ کیا اور درخواست کی کہ ٹائلٹ سوپ کی ویلیوایشن کا معاملہ جلد از جلد طے کیا جائے۔لہٰذا 14 مارچ 2019ء کو محکمہ کسٹمز نے ایک اہم اجلاس کا انعقاد کیا جس میں ایسوسی ایشن کے نمائندوں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی اور کمرشل امپورٹرز بھی شامل اجلاس ہوئے۔

ڈائریکٹر ویلیوایشن کے آفس سے 4 اپریل 2019ء کو ویلیوایشن رولنگ نمبر 1360/2019 جاری ہوئی تھی جسے کمرشل امپورٹرز نے چیلنج کر دیا تھا۔ ہماری ایسوسی ایشن کی جانب سے ایک لیٹر 30 اپریل 2019ء کو ڈائریکٹر جنرل کسٹم ویلیوایشن کو بھیجا گیا جس میں مقامی طور پر تیار ہونے والے ٹائلٹ سوپ کی مینوفیکچرنگ لاگت، سوپ نوڈلز کے پرائس، پرفیوم کی پرائس، پیکجنگ وغیرہ کو وضاحت سے پیش کیا گیا تھا۔ ویلیوایشن رولنگ کی پہلی Hearing مورخہ 25 جون 2019ء کو ڈائریکٹر جنرل کسٹم ویلیوایشن جناب مکرم جاہ انصاری کے آفس میں ہوئی جس میں ایسوسی ایشن کے ٹائلٹ سوپ مینوفیکچررز اور کمرشل امپورٹرز نے شرکت کی۔اس میٹنگ میں ایسوسی ایشن کی جانب سے تفصیلی Working Sheet پیش کی گئی۔ کمرشل امپورٹرز اپنے ساتھ تحریری طور پر کچھ لے کر نہیں آئے تھے۔انہوں نے ایک ہفتہ کا وقت مانگا۔اس کے بعد سے اب تک مزید دو میٹنگز ہو چکی ہیں۔اس سلسلے کی آخری میٹنگ 16 جولائی 2019 کو ہوئی جس میں ڈی جی صاحب نے کہا کہ وہ پندرہ دن کے اندر اس کیس کا فیصلہ جاری کر دیں گے۔

پام بائی پروڈکس کی ویلیوایشن Valuation of Palm Bye Products

سوپ انڈسٹری کے تین ایسے بنیادی خام مال ہیں جس سے ملک کے غریب عوام کے لئے لانڈری سوپ بنایا جاتا ہے یعنی پام فیٹی ایسڈ ڈسٹیلیٹ HS Code 3823.1910 (PFAD) پام ایسڈ آئل (PAO) HS Code 3823.1920 اور مکسچر آف فیٹی ایسڈ (MOFA) HS Code 3823.1990، مذکورہ بالا تینوں خام مال میں سے صرف PFAD کی قیمت کا اندراج انٹرنیشنل میگزین پبلک لیجر میں ہوتا ہے۔ بقیہ دونوں خام مال کی پرائسز کسی بھی انٹرنیشنل میگزین میں درج نہیں ہوتیں۔ عام طور پر یہ بنیادی خام مال ملائیشیا اور انڈونیشیا سے درآمد کئے جاتے ہیں لیکن ان دونوں ممالک کے علاوہ سری لنکا، ویت نام، فلپائن اور تھائی لینڈ سے بھی درآمد کئے جاتے ہیں۔ انڈونیشیا اور ملائیشیا کے مقابلے میں دوسرے اوریجن کے خام مال 25% سے 35% کم قیمت پر دستیاب ہوتے ہیں۔اس کے علاوہ بین الاقوامی مارکیٹ میں تمام پام بائی پروڈکس کی قیمتیں لگاتار کم سے کم ہو رہی ہیں لیکن محکمہ کسٹمز ان خام مال کی قیمت کا تعین ابھی تک بہت ہائی ریٹ پر کر رہا ہے جس کے باعث ہماری ایسوسی ایشن کے ممبران کو مالی نقصانات کا سامنا ہے۔

گزشتہ دنوں ہماری ایسوسی ایشن نے کئی خطوط ڈائریکٹر کسٹمز ویلیوایشن اور ڈائریکٹر جنرل کسٹمز ویلیوایشن کو ارسال کئے اور موجودہ صورتحال سے آگاہ کیا۔ کئی مرتبہ یاددہانی کے بعد محکمہ کسٹمز نے ان تینوں خام مال کی ویلیوایشن کے لئے ایک میٹنگ کا انعقاد کیا جس میں ہماری ایسوسی ایشن کے ممبران کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مذکورہ میٹنگ کے بعد محکمہ کسٹمز نے پام ایسڈ آئل (PAO) اور مکسچر آف فیٹی ایسڈ (MOFA) کی ویلیوایشن رولنگز جاری کر دیں۔

لیکن ان دونوں خام مال کی ویلیوایشن رولنگز میں ڈائریکٹر ویلیوایشن نے 10 ڈالر کا اضافہ کر دیا حالانکہ ایسوسی ایشن نے باہمی صلاح ومشورے سے تحریری طور پر جو پرائسز دی تھیں، وہ محکمہ کسٹمز کو بھی قابل قبول تھیں۔ ایسوسی ایشن نے دوسرے روز ہی تحریری طور پر اس امر کی شکایت محکمہ کسٹمز سے کی لیکن انہوں نے ویلیوایشن رولنگز میں دی گئی اضافی پرائسز میں کمی نہیں کی۔

لیکن پام فیٹی ایسڈ ڈسٹیلیٹ (PFAD) کی رولنگ جاری نہیں کی کیونکہ محکمہ کسٹمز کا موقف ہے کہ پام فیٹی ایسڈ ڈسٹیلیٹ کی بلک کنسائمنٹس پہلے ہی پبلک لیجر میں دی گئی پرائسز کے مطابق کلیئر ہو رہی ہیں لہٰذا اس کی ویلیوایشن رولنگ جاری کرنے کی ضرورت نہیں۔

پاکستان ایڈیبل آئل کانفرنس 2019

Pakistan Edible Oil Conference PEOC 2019

چوتھی پاکستان ایڈیبل آئل کانفرنس کا انعقاد 18 اور 19 جنوری 2019ء کو ہوٹل موون پک کراچی میں ہوا۔ اِس کانفرنس کا اہتمام پاکستان وناسپتی مینوفیکچررز ایسوسی ایشن، پاکستان ایڈیبل آئل ریفائنر یز ایسوسی ایشن، آل پاکستان سولوینٹ ایکسٹریکٹرایسوسی ایشن اور ہماری ایسوسی ایشن کے علاوہ ملائیشین پام آئل پروموشن کونسل، ملائیشین پام آئل بورڈ اور انڈونیشین پلانٹیشن اینڈ ریفائنر یز ایسوسی ایشن کے اشتراک سے کیا گیا۔ جس میں مقامی ایڈیبل آئل انڈسٹری اور عالمی سپلائرز کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ برطانیہ، جرمنی، امریکہ، ملائیشیا، انڈونیشیا اور انڈیا سے آئے ہوئے معروف مقررین نے اس کانفرنس میں اپنے اپنے مقالے پیش کئے۔ کانفرنس کے انعقاد کا بنیادی مقصد بین الاقوامی شہرت یافتہ مقررین سے پاکستان کو ملنے والے خوردنی تیل اور تیل کے بیجوں کے درآمد کنندگان کے لئے مارکیٹ آگہی دینے اور عالمی خوردنی تیل صنعت میں پاکستان کی منظوری کے لئے مثبت پیغام دیئے گئے کہ پاکستان تقریباً سالانہ 25 ملین ٹن خوردنی تیل اور تقریباً 2 ملین ٹن سالانہ تیل کے بیجوں کی درآمد کرتا ہے۔

اس کانفرنس کے مہمان خصوصی وزیر اعظم کے مشیر برائے تجارت رزاق داؤد تھے جبکہ FPCCI کی جانب سے نمائندگی جناب ڈاکٹر مرزا اختیار بیگ نے کی۔

کانفرنس کے پہلے دن صنم ماروی جبکہ دوسرے دن عاطف اسلم نے مہمانوں کو اپنے فن سے محظوظ کیا۔

خوردنی تیل کی صنعت کے عالمی ماہرین نے پاکستان کو چین، بھارت اور متحدہ عرب امارات کے بعد دنیا کی چوتھی بڑی مارکیٹ قرار دیا۔ پاکستان تیل درآمد کرنے والا تیسرا بڑا ملک بن چکا ہے جہاں خوردنی تیل کی امپورٹ، پراسیسنگ اور اسٹوریج کی سہولتوں میں سرمایہ کاری کے مواقع بھی بڑھ رہے ہیں۔ خوردنی تیل کی مقامی صنعت نے حکومت پر زور دیا ہے کہ عوام کو ریلیف دینے کے لئے خوردنی تیل کی درآمد پر عائد ٹیکسوں کو مناسب سطح پر لایا جائے۔ خوردنی تیل کی صنعت میں اب تک 50 ارب روپے کی سرمایہ کاری کی جاچکی ہے۔ ملک میں معاشی سرگرمیاں تیز ہونے اور امن وامان کی صورتحال بہتر ہونے کی وجہ سے خوردنی تیل کی طلب بھی بڑھ رہی ہے اور آئندہ چند سال کے دوران مزید 50 ارب روپے کی سرمایہ کاری متوقع ہے۔ پاکستان ایڈیبل کانفرنس (پی ای او سی) 2018ء میں ملائیشیا، انڈونیشیا، برطانیہ، امریکا اور جرمنی سمیت دیگر ملکوں کے ماہرین اور خوردنی تیل کی مقامی صنعت سے وابستہ افراد کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ تقریب کے مہمان خصوصی ٹریڈ ڈیولپمنٹ اتھارٹی کے سی ای او ایس ایم منیر نے نمائش کے انعقاد کو سراہتے ہوئے کہا کہ نمائش بین الاقوامی معیار کے مطابق منعقد کی گئی جس سے پاکستان میں سرمایہ کاری اور بیرونی تجارت بڑھانے کے روشن امکانات کو دنیا کے سامنے پیش کرنے میں مدد ملے گی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے ایف پی سی سی آئی کے سابق صدر زبیر طفیل نے کہا کہ چین اور بھارت کی وسیع آبادی اور متحدہ عرب امارات میں شامل ریاستوں کی تعداد کے مقابلے میں پاکستان خوردنی تیل کی فی کس کھپت کے لحاظ سے دنیا کا سب سے بڑا ملک ہے۔ انہوں نے پاکستان کو خوردنی تیل برآمد کرنے والے دو بڑے ملکوں انڈونیشیا اور ملائیشیا کے سرمایہ کاروں پر زور دیا کہ وہ پاکستان میں اپنی سرمایہ کاری میں اضافہ کریں۔ زبیر طفیل نے دونوں ملکوں کی حکومتوں پر بھی زور دیا کہ وہ توازن تجارت بہتر بنانے کے لئے پاکستانی مصنوعات کو انڈونیشیا اور ملائیشیا کی مارکیٹ میں زیادہ سے زیادہ رسائی فراہم کریں۔

پاکستان ایڈیبل آئل کانفرنس کے چیف ایگزیکٹو عبدالرشید جان محمد نے کہا کہ سالانہ بنیادوں پر ایڈیبل کانفرنس کے انعقاد سے عالمی منڈی میں پاکستان کے مقام اور حیثیت کو تسلیم کرانے میں مدد ملے گی۔ نیز پاکستانی سرمایہ کاروں اور صنعت سے وابستہ افراد کو عالمی رجحانات اور ٹیکنالوجی کے بارے میں آگہی فراہم ہوگی۔ پاکستان میں خوردنی تیل کی سالانہ درآمد 2.6 ملین ٹن جبکہ تیل دار بیجوں کی درآمد 2.2 ملین ٹن تک پہنچ چکی ہے۔ خوردنی تیل کی درآمدات پر انحصار کم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تیل دار بیجوں کی کاشت میں اضافے کے لئے زرعی شعبے کو معاونت فراہم کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ خوردنی تیل کی درآمد پر 30 فیصد لگ بھگ ٹیکس اور ڈیوٹیاں عائد ہیں جن کو مناسب سطح پر لاکر عوام کو قیمتوں میں ریلیف دیا جاسکتا ہے۔

یقیناً یہ ہماری ایسوسی ایشن کے لئے اعزاز کی بات ہے کہ اس کا نام اس قدر شاندار کانفرنس کے آرگنائزرز میں شامل ہے۔اس کانفرنس کو کامیابی سے ہمکنار کرنے کے لئے ہماری ایسوسی ایشن کے بیشتر ممبران مبارکباد کے مستحق ہیں۔خاص طور پر جناب عثمان احمد، جناب تنویر احمد صوفی، جناب شہزاد مشتاق پراچہ اور جناب محمد علی ضیاء جنہوں نے اس کانفرنس کو کامیاب بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔اس کے علاوہ ایسوسی ایشن کے اسٹاف نے بھی نہایت جانفشانی، محنت اور لگن سے کام کیا، یہ ایک ٹیم ورک ہے، لہذ سبھی لوگ مبارکباد کے مستحق ہیں۔تاہم اس کانفرنس میں ایک نمایاں کمی محسوس کی گئی۔ ہماری ایسوسی ایشن کے ملٹی نیشنل ممبران نے شرکت نہیں کی۔تمام ملٹی نیشنل ممبران کو اس طرح کی کانفرنس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے، جن کا انعقاد بین الاقوامی سطح پر کیا جاتا ہے۔ان سے درخواست کی گئی کہ آئندہ سال منعقد ہونے والی کانفرنس میں ضرور حصہ لیں تا کہ ایسوسی ایشن کا امیج مزید اجاگر ہو۔

بین الاقوامی سطح پر پذیرائی حاصل کرنے والی اس چوتھی کانفرنس میں ہماری ایسوسی ایشن کے دو معزز ممبران صوفی گروپ، لاہور نے پلاٹینیم پیکیج لیا اور گا مالکس نے گولڈ پیکیج لیا۔آٹھ ممبران نے Full Page اور سات ممبران نے Half Page کے اشتہارات برائے PEOC Booklet بک کرائے اور چھ ممبران نے شرکت کے لئے رجسٹریشن کرائی ہے۔

☆ایسوسی ایشن نے اس سال PEOC 2019 کے لئے مجموعی طور پر 26 لاکھ کا مالی تعاون کیا جو گزشتہ سالوں کی نسبت زیادہ ہے۔امید ہے کہ آئندہ سالوں میں منعقد ہونے والی کانفرنس میں ہماری ایسوسی ایشن مزید بہتری لائے گی۔

PSMA کے دو ریجنل آفسوں کا قیام Establishment of two Regional Offices

ٹریڈ آرگنائزیشن DGTO منسٹری آف کامرس کے قوانین کی پاسداری کرتے ہوئے گزشتہ دنوں ہماری ایسوسی ایشن کو لاہور اور اسلام آباد میں دو ریجنل آفسوں کا قیام کرنا پڑا کیونکہ ٹریڈ آرگنائزیشن کا موقف ہے کہ آل پاکستان سطح پر مبنی ایسوسی ایشن کے لئے لازم ہے کہ ایک ہیڈ آفس کے علاوہ دو ریجنل آفس بھی ہونے چاہئیں۔اس سلسلے میں ایسوسی ایشن کے سیکریٹری جنرل 17 اپریل 2019ء کو بطور خاص لاہور اور اسلام آباد گئے اور دونوں آفسوں کے لیز ایگریمنٹ تیار کروائے، لاہور آفس کا ماہانہ کرایہ -/17000 روپے اور اسلام آباد کا ماہانہ کرایہ -/20,000 روپے ہے۔ایسوسی ایشن کے ان دو ریجنل آفسوں کے قیام سے ٹریڈ آرگنائزیشن کی شرط تو پوری ہو گئی لیکن ایسوسی ایشن پر مالی بوجھ بڑھ گیا ہے۔

ایسوسی ایشن کی سالانہ فیس، تقرری فیس و دیگر سروسز کی فیس میں اضافہ

Increments in PSMA Annual Fee & Other Service Charges

پاکستان سوپ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن کے دو اجلاس مینجنگ کمیٹی منعقدہ 24 جون 2019ء اور 13 جولائی 2019ء میں ممبران کی سالانہ فیس، مینجنگ کمیٹی تقرری فیس، عہدیداران تقرری فیس، فیڈریشن کے لئے نومنیشن فیس، ویزا لیٹر جاری کرنے کی فیس، پرفیوم کنسائمنٹس کی تصدیقی فیس اور ڈرم کنسائمنٹس کی تصدیقی فیس وغیرہ میں

اضافہ کئے جانے پر گفتگو ہوئی کہ ایسوسی ایشن کی آمدنی کے ذرائع محدود ہیں جبکہ اخراجات دن بدن بڑھ رہے ہیں۔ چھوٹے اخراجات کے علاوہ کئی بڑے اخراجات جیسے پبلک لیجر لندن کی سالانہ سبسکرپشن، دوریجنل آفسوں کا قیام، ان دونوں آفسوں میں اسٹاف کی تنخواہ اور بجلی، ٹیلیفون کے بل اور بلڈنگ مینٹی نینس چارجز وغیرہ۔ ایسوسی ایشن کے پاس اگر فنڈز نہیں ہوں گے تو جملہ امور کی ادائیگی کیسے ہوگی۔ ایسوسی ایشن کی کارکردگی بڑھانے اور اسے مزید فعال بنانے کے لئے فیس میں اضافے کی درج ذیل تجاویز کو تمام ممبران مینجنگ کمیٹی و دیگر ممبران جنرل باڈی نے اتفاق رائے سے منظور کرلیا تاہم ماہ ستمبر 2019ء میں منعقد ہونے والے اجلاس جنرل باڈی میں ضابطے کے مطابق فیس کے اضافے کو ایک بار پھر منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔ جنرل باڈی ممبران کی منظوری کے بعد جملہ اضافے کا ایک سرکلر لیٹر جاری کردیا جائے گا۔ یہ اضافہ یکم اکتوبر 2019ء سے نافذ العمل ہوگا۔

1۔ ممبر مینجنگ کمیٹی کی فیس	-/20,000 روپے سے بڑھا کر -/50,000 روپے۔
2۔ چیئرمین کی تقرری فیس	-/50,000 روپے سے بڑھا کر -/150,000 روپے۔
3۔ سینئر وائس چیئرمین کی تقرری فیس	-/40,000 روپے سے بڑھا کر -/100,000 روپے۔
4۔ وائس چیئرمین کی تقرری فیس	-/30,000 روپے سے بڑھا کر -/75,000 روپے۔
5۔FPCCI کارپوریٹ کلاس کی فیس	-/50,000 روپے سے بڑھا کر -/150,000 روپے۔
6۔FPCCI ایسوسی ایٹ کلاس کی فیس	-/25,000 روپے سے بڑھا کر -/75,000 روپے۔
7۔ ویزا ریکومنڈیشن فیس	-/1,000 روپے سے بڑھا کر -/2,000 روپے۔

8۔ پرفیوم (Frangrance) کنسائمنٹ کے لئے سرٹیفکیٹ کی فیس 3 ہزار روپے سے بڑھا کر 5 ہزار روپے کردی گئی ہے۔

9۔ ڈرم کنسائمنٹ کے لئے سرٹیفکیٹ کی فیس فی کنٹینر 1000 روپے سے بڑھا کر 1500 روپے کردی گئی ہے۔

☆☆☆